DAWN
26 FEB 2013 Page No. 9

Textile resents proposed 2pc ST

By Parvaiz Ishfaq Rana

KARACHI, Feb 25: Textile industry has taken strong exception to proposed imposition of two per cent sales tax at each stage of value-addition and feels that it would prove fatal.

The textile industry leaders resented that such decisions were being taken without taking stakeholders on board.

They were also critical of FBR chairman's assertion that the textile despite being a zero-rated sector has obtained sales tax refund to the tune of Rs12 billion as compared to Rs2 billion gross sales tax collection from the sector.

Refuting FBR chairman Ali Arshad Hakeem's observation, Mohammad Jawed Bilwani, chairman, Pakistan Hosiery Manufacturers Association (PHMA), said that as a matter of fact Rs12 billion refund was paid to the industry against packing material while Rs2 billion was of the unregistered sector and not the registered textile export sector.

He was surprised that the government instead of entering into consultative sessions with the trade and industry for the next budget was taking such measures wherein new taxes were being imposed.

The PHMA chief said that profit margin of the textile sector was not more than three to four per cent due to ever-rising tariffs of all essential utilities, electricity, gas and water, but the government was bent upon overburdening the sector which may bring it to a total collapse.

He said that if FBR wants to impose any new tax to fill the revenue gap, it should tax the retail sector which can help generate huge revenue without any issue of refund.

Pakistan Knitwear and Sweaters Exporters Association chairman Rafiq Godial said that the government should understand that by overburdening the textile sector, exporters would be directly affected.

He said that the textile industry was already facing numerous issues, like high cost of doing business, frequent shutdowns and strike calls, with ever deteriorating law and order situation. Mr Godial further stated that export trade means meeting of timelines of foreign buyers who are keen to have timely delivery of their orders to meet seasonal sales in the world market.

However, in the current situation, it had become impossible for exporter to meet the deadlines.

If there was a need to generate revenue, he said, many businesses and industries which are involved in production of luxury goods, and are having robust growth, be taxed.

Sheikh Shafique Rafique, chairman, Pakistan Readymade Garments Manufacturers and Exporters Association (Pregmea), said that the FBR should come up with a policy framework wherein manufacturing activity should not be taxed directly and only consumption be targeted.

He urged the Finance Minister Saleem Mandivwala to convene a meeting of genuine stakeholders, particularly of value-added textile sector, to review taxation policy so that the government while maximising tax collection should spare manufacturing activity of all sorts.

Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Value-added textile sector

PHMA rejects proposed 2pc ST as 'draconian' measure

RECORDER REPORT

KARACHI: Textile sector has termed the Federal Board of Revenue (FBR) decision to impose 2 percent sales tax on value-added textile sector as 'draconian' measure, saying that the imposition will ruin the already fragile sector.

Talking to Business Recorder on Tuesday, Central Chairman of Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association (PHMA) Muhammad Jawed Bilwani said the FBR decision was alarming.

"Such a decision without taking the genuine stakeholders on board is shocking and most alarming," he showed concerns.

He contradicted the FBR claim, saying "Rs12 billion of refund was against packing material while Rs2 billion was of the unregistered sector and not the registered Textile Export Sector."

Instead of further taxing the ailing value-added textile sector, he suggested the FBR should bring the retail sector into tax net. He said that the value-added textile exporting sector earned a slight profit margin of 3-4 percent while it paid huge utility tariffs.

He said that the sector was struggling to compete in global markets despite facing problems like soaring cost of production with ever growing utility rates, poor law and order and frequent strikes.

Bilwani appealed to the FBR to exempt the value-added textile sector from taxes as it earns foreign exchange for the country.

He said the government should evolve a system to generate revenue by monitoring growth rate of business and industry with a view to assess their margin of profits.

He proposed the FBR to have a policy aiming to tax heavily those sectors with maximum growth and profits to relieve the value-added textile export sector from the multiple taxes and duties.

Bilwani demanded of the Federal Finance Minister to have a meeting with the genuine stakeholders of textile sector to review the taxation policy to enable the government to collect maximum revenues from retail sales.

Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Page no-1

روزنامہ بیوپار کراچی (3) 27 فروری 2013ء

2 فیصد سیلز ٹیکس کے نفاذ سے ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر متاثر ہوگا

اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لئے بغیر لیا گیا' ایف بی آر کا فیصلہ قابل مذمت ہے' جاوید بلوانی

ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل ایکسپورٹ سیکٹر ملک میں روزگار فراہم کرتا ہے لہٰذا اسے ٹیکسوں سے مستثنیٰ رکھا جانا چاہئے' بیان میں اظہار خیال

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ٹیکسٹائل سیکٹر کی ہر سطح پر 2 فیصد مجوزہ سیلز ٹیکس کے نفاذ سے ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر اور اس کی برآمدات کو شدید نقصان پہنچے گا، اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لئے بغیر کیا گیا ایف بی آر کا یہ فیصلہ قابل مذمت ہے۔ یہ بات پاکستان ہوزری مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن کے مرکزی چیئرمین ایم جاوید بلوانی نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین، ایف بی آر کا یہ بیان درست نہیں کہ زیرو ریٹنگ کے حامل ہونے کے باوجود ٹیکسٹائل سیکٹر نے دو ارب روپے سیلز ٹیکس ادائیگی کے مقابلے میں 12 روپے سیلز ٹیکس ریفنڈ حاصل کیا ہے۔ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25)

بقیہ 25 — جاوید بلوانی

ٹیکسٹائل سیکٹر نے 12 ارب روپے ریفنڈ پیکنگ میٹریل کی مد میں وصول کئے ہیں جبکہ 2 ارب روپے رجسٹرڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نہیں بلکہ غیر رجسٹرڈ سیکٹر کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر صرف 3 سے 4 فیصد نفع پر کام کرتا ہے جو بجلی اور گیس کے بڑھتے ہوئے نرخوں اور پیداواری لاگت بڑھنے سے پہلے ہی مالی مشکلات کا شکار ہے۔ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے صنعت کار آئے دن کی ہڑتالوں، امن وامان کی خراب صورتحال اور عالمی مارکیٹوں میں سخت مقابلے کے تناظر میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ایف بی آر کو اس سیکٹر پر ٹیکس عائد کرنے کی بجائے ریٹیل سیکٹر پر سیلز ٹیکس عائد کرنا چاہئے جس سے خطیر آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے جو قابل واپسی بھی نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل ایکسپورٹ سیکٹر ملک کے لئے بیش قیمت زرمبادلہ کمانے کے ساتھ بڑے پیمانے پر روزگار فراہم کرتا ہے لہٰذا اسے ٹیکسوں سے مستثنیٰ رکھا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کا مقصد آمدنی کا حصول ہے تو اسے ایک موثر نظام وضع کرنا ہوگا جس کے تحت کاروبار اور صنعت کی افزائش کی مانیٹرنگ کرکے اس امر کا تعین کیا جائے کہ کاروبار اور صنعت کا نفع زیادہ ہے یا وہ خسارے اور مالی مشکلات کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ لگژری سامان سمیت کئی کاروبار اور صنعتیں ایسی ہیں جہاں منافع کی شرح غیر معمولی طور پر زائد ہے، سگریٹ اور لگژری آئٹمز کی افزائش زیادہ ہونے کے ساتھ ان کے منافع کی شرحیں بھی زیادہ ہیں، دیگر ممالک کی نسبت پاکستان میں سگریٹ بہت سستے ہیں کیونکہ اس پر ٹیکسوں کی شرح کم ہے، ایسی کئی صنعتیں ہیں جن میں 20 سے 25 فیصد افزائش ہے، ان پر بھاری ٹیکس عائد کئے جانے چاہئیں۔ ایف بی آر کو چاہئے کہ وہ آمدنی بڑھانے کی غرض سے مینوفیکچررز اور ایکسپورٹرز کو سزا دینے کی بجائے دیگر اشیاء کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے کیونکہ سیلز ٹیکس کی وصولی اور پھر واپسی میں بڑی ٹیکس مشینری ملوث ہوتی ہے جن کے اخراجات بہت ہوتے ہیں، لہٰذا حکومت کی پالیسی یہ ہونی چاہئے کہ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل ایکسپورٹ سیکٹر پر ٹیکسوں اور ڈیوٹیز کا بوجھ ڈالنے کی بجائے ایسے سیکٹرز پر بھاری ٹیکس عائد کئے جائیں جن میں نفع اور افزائش زیادہ ہے۔ جاوید بلوانی نے وزیر خزانہ سے اپیل کی کہ وہ حقیقی اسٹیک ہولڈرز خصوصاً ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نمائندوں کا اجلاس طلب کرکے مستقبل کی ٹیکس پالیسی کی تشکیل اس طرح کریں جس سے حکومت کو ریٹیل سیکٹر سے زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل ہوسکے اور دم توڑتے ہوئے ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کو بچایا جاسکے۔

روزنامہ ''نئی بات'' کراچی (4) 27 فروری 2013ء

اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لئے بغیر سیلز ٹیکس کا نفاذ قبول نہیں

جاوید بلوانی

2 فیصد ٹیکس کے نفاذ سے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل کے شعبے کی برآمدات کو نقصان پہنچے گا، کاروباری برادری پیداواری لاگت بڑھنے سے مشکلات کا شکار ہیں

کراچی (کامرس رپورٹر) ٹیکسٹائل سیکٹر کی برآمدات پر 2 فیصد مجوزہ سیلز ٹیکس کے نفاذ سے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر اور اس کی برآمدات کو شدید نقصان پہنچے گا۔ اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لئے بغیر سیلز ٹیکس کا نفاذ قابل قبول نہیں۔ یہ بات پاکستان ہوزری مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن کے مرکزی چیئرمین ایم جاوید بلوانی نے کہی۔ انہوں نے کہا ہے کہ چیئرمین، ایف بی آر کا یہ بیان درست نہیں کہ زیرو ریٹنگ کے حامل ہونے کے باوجود ٹیکسٹائل سیکٹر نے دو ارب روپے سیلز ٹیکس ادائیگی کے مقابلے میں 12 روپے سیلز ٹیکس ریفنڈ حاصل کیا ہے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر نے 12 ارب روپے ریفنڈ پیکنگ میٹریل کی مد میں وصول کئے ہیں جبکہ 2 ارب روپے رجسٹرڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نہیں بلکہ غیر رجسٹرڈ سیکٹر کے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر صرف 3 سے 4 فیصد نفع پر کام کرتا ہے جو بجلی اور گیس کے بڑھتے ہوئے نرخوں اور پیداواری لاگت بڑھنے سے پہلے ہی مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے صنعت کار کو آئے دن کی ہڑتالوں، امن و امان کی خراب صورتحال اور عالمی مارکیٹوں میں سخت مقابلے کے تناظر میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وزیر خزانہ سے اپیل کی کہ وہ حقیقی اسٹیک ہولڈرز ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نمائندوں کا اجلاس طلب کرکے مستقبل کی ٹیکس پالیسی کی تشکیل اس طرح کریں جس سے حکومت کو ریٹیل سیکٹر سے زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل ہو سکے اور دم توڑتے ہوئے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کو بچایا جا سکے۔

Page no. 4

روزنامہ جنگ کراچی بدھ 27 فروری 2013ء

ایف بی آر آمدنی بڑھانے کیلئے مینوفیکچررز اور ایکسپورٹرز کو سزا نہ دے

جاوید بلوانی

ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل پر ٹیکسوں کا بوجھ ڈالنے کی بجائے ایسے سیکٹرز پر بھاری ٹیکس عائد کیے جائیں جن میں نفع اور افزائش زیادہ ہے

دیگر ممالک کی نسبت پاکستان میں سگریٹ بہت سستے ہیں کیونکہ اس پر ٹیکسوں کی شرح کم ہے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ٹیکسٹائل سیکٹر کی ہر سطح پر 2 فیصد مجوزہ سیلز ٹیکس کے نفاذ سے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر اور اس کی برآمدات کو شدید نقصان پہنچے گا، اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لئے بغیر کیا گیا ایف بی آر کا یہ فیصلہ قابل مذمت ہے۔ یہ بات پاکستان ہوزری مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن کے مرکزی چیئرمین ایم جاوید بلوانی نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین، ایف بی آر کا یہ بیان درست نہیں کہ زیرو ریٹنگ کے حامل ہونے کے باوجود ٹیکسٹائل سیکٹر نے دو ارب روپے سیلز ٹیکس ادائیگی کے مقابلے میں 12 روپے سیلز ٹیکس ریفنڈ حاصل کیا ہے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر نے 12 ارب روپے ریفنڈ پیکنگ میٹریل کی مد میں وصول کیے ہیں جبکہ 2 ارب روپے رجسٹرڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نہیں بلکہ غیر رجسٹرڈ سیکٹر کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر صرف 3 سے 4 فیصد نفع پر کام کرتا ہے جو بجلی اور گیس کے بڑھتے ہوئے نرخوں اور پیداواری لاگت بڑھنے سے پہلے ہی مالی مشکلات کا شکار ہے۔ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے صنعت کار آئے دن کی ہڑتالوں، امن و امان کی خراب صورتحال اور عالمی مارکیٹوں میں سخت مقابلے کے تناظر میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ایف بی آر کو اس سیکٹر پر ٹیکس عائد کرنے کی بجائے ریٹیل سیکٹر پر سیلز ٹیکس عائد کرنا چاہئے جس سے خطیر آمدنی حاصل کی جا سکتی ہے جو قابل واپسی بھی نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل ایکسپورٹ سیکٹر ملک کے لئے بیش قیمت زرمبادلہ کمانے کے ساتھ بڑے پیمانے پر روزگار فراہم کرتا ہے لہٰذا اسے ٹیکسوں سے مستثنیٰ رکھا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کا مقصد آمدنی کا حصول ہے تو اسے ایک موثر نظام وضع کرنا ہوگا جس کے تحت کاروبار اور صنعت کی افزائش کی مانیٹرنگ کر کے اس امر کا تعین کیا جائے کہ کاروبار اور صنعت کا نفع زیادہ ہے یا وہ خستہ حالی اور مالی مشکلات کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ لگژری سامان سمیت کئی کاروبار اور صنعتیں ایسی ہیں جہاں منافع کی شرح غیر معمولی طور پر زائد ہے، سگریٹ اور لگژری آئٹمز کی افزائش زیادہ ہونے کے ساتھ ان کے منافع کی شرحیں بھی زیادہ ہیں، دیگر ممالک کی نسبت پاکستان میں سگریٹ بہت سستے ہیں کیونکہ اس پر ٹیکسوں کی شرح کم ہے، ایسی کئی صنعتیں ہیں جن میں 20 سے 25 فیصد افزائش ہے، ان پر بھاری ٹیکس عائد کیے جانے چاہئیں۔ ایف بی آر کو چاہیے کہ وہ آمدنی بڑھانے کی غرض سے مینوفیکچررز اور ایکسپورٹرز کو سزا دینے کی بجائے دیگر اشیاء کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے کیونکہ سیلز ٹیکس کی وصولی اور پھر واپسی میں بڑی ٹیکس مشینری ملوث ہوتی ہے جن کے اخراجات بہت ہوتے ہیں، لہٰذا حکومت کی پالیسی یہ ہونی چاہئے کہ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل ایکسپورٹ سیکٹر پر ٹیکسوں اور ڈیوٹیز کا بوجھ ڈالنے کی بجائے ایسے سیکٹرز پر بھاری ٹیکس عائد کیے جائیں جن میں نفع اور افزائش زیادہ ہے۔ جاوید بلوانی نے وزیر خزانہ سے اپیل کی کہ وہ حقیقی اسٹیک ہولڈرز خصوصاً ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نمائندوں کا اجلاس طلب کر کے مستقبل کی ٹیکس پالیسی کی تشکیل اس طرح کریں جس سے حکومت کو ریٹیل سیکٹر سے زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل ہو سکے اور دم توڑتے ہوئے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کو بچایا جا سکے۔